سوال

سلے ہوئے کپڑے کی حدبندی اوراحرام کے نیچے شلوار

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلے ہوئے لباس کی حدبندی کیا ہے؟ کیا آج کل استعمال ہونے والی شلواریں احرام کے نیچے استعمال کی جا سکتی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہو اس کے لیے شلوار وغیرہ یا کوئی اور سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے، نہ سارے بدن پر اور نہ اوپر کے حصہ پر بنیان وغیرہ اور نہ نچلے حصہ پر شلوار وغیرہ پہننا جائز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ پوچھا گیا کہ محرم کیا لباس پہنے تو آپ نے فرمایا:

(یلبس القمص ٬ولا العمائم ٬ولا السراویلات ٬ولا البرانس ٬ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ٬ولیقطعھما اسفل من الکعبین) (صحيح البخاري ٬الحج ٬باب مالا یلبس المحرم لخ ٬ح: **1542** وصحیح مسلم ٬الحج ٬باب مایباح للمحرم بحج او عمرة لخ ٬ح: **1177**)

"کہ وہ قمیصیں، عامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنے، اگر کسی کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔"

اس سے سائل کو یقیناً معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ کون سا سلا ہوا لباس ہے، جو محرم کے لیے استعمال کرنا ممنوع ہے۔

مذکورہ حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ سلے ہوئے لباس سے مراد وہ لباس ہے جو سارے بدن کی پیمائش کے مطابق سلا یا بنا گیا ہو جیسے کہ قمیص یا اوپر کے نصف حصہ کے لیے بنایا گیا ہو جیسے بنیان وغیرہ یا نچلے حصہ کے لیے مثلاً شلوار وغیرہ اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو صرف ہاتھ کے لیے بنایا گیا ہو مثلاً دستانے یا پاؤں کے لیے بنایا گیا ہو مثلاً موزے۔ ہاں البتہ جوتے نہ ہونے کی صورت میں موزے استعمال کرنے کی اجازت ہے اور صحیح قول کے مطابق موزوں کا کاٹنا بھی لازم نہیں ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

(من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ٬ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل) (صحيح البخاري ٬جزاء الصيد ٬باب لبس الخفین لخ ٬ح: **1841** وصحیح مسلم ٬الحج ٬باب مایباح للمحوم بحج او عمرة لخ ٬ح: **1179**)

"جسے جوتے نہ ملیں، وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہ ملے، وہ شلوار پہن لے۔"

تو اس حدیث میں موزوں کے کاٹنے کا ذکر نہیں ہے جس سے معلوم ہوا کہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹنا واجب نہیں ہے اور پہلی حدیث میں جو کاٹنے کا ذکر ہے تو وہ اس حدیث ابن

عباس رضی اللہ عنہ کے پیش نظر منسوخ ہے ۔ یہ مسائل مرد کے حوالے سے ہیں ، جہاں تک حج یا عمرے کا احرام باندھنے والی عورت کا تعلق ہے تو اس کے لیے شلوار اور موزے وغیرہ پہننا مطلقا جائز ہے لیکن اس کے لیے نقاب اور دستانوں کے استعمال کی ممانعت ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے[1] جیسا کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے لیکن اجنبی مردوں کے سامنے اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو بے نقاب اور دستانوں کے سوا کسی اور چیز مثلا دوپٹے وغیرہ سے چھپا لینا چاہیے ۔

---

[1] صحیح بخاری، جزاء الصید، باب ما ینھی من الطیب للمحرم والمحرمۃ، حدیث: 1838

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ